عزیز اللہ بوہیو

نمازیں، مساجد اور اذانیں کرونا وائرس کی زد میں کیوں؟

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَآئِنِينَ خَصِيمًا ﴿١٠٥﴾ (سورۃ النساء 4۔ آیت 105) یقین سے نازل کی ہے تیری طرف الکتاب حق کے ساتھ تاکہ حکمران ہو تو بیچ لوگوں کے اس بصیرت کے ساتھ جو دکھائی ہے تجھے اللہ نے اور نہ ہو نا تو خیانت کرنے والوں کی طرف سے وکیل۔

اس آیت کریمہ سے جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کو حاکم بننے کی سند عطا کی گئی ہے، دوم حکومت چلانے کیلئے الکتاب قرآن کو اسکا منشور اور آئینی کتاب کہا گیا ہے۔

صلوہ اور زکوۃ صرف حکمرانوں پر ہے خواہ وہ کافر مشرک ہوں یا مسلم

ٱلَّذِينَ إِن مَّكَّنَّٰهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ أَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَمَرُوا۟ بِٱلْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا۟ عَنِ ٱلْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَٰقِبَةُ ٱلْأُمُورِ ﴿٤١﴾۔ سورۃ الحج 22 آیت 41۔ اس آیت کریمہ کا خلاصہ جو صلوۃ بمعنی سرکاری ڈیوٹی ہے اسکے ذریعہ سے مملکت کی رعایا کو سامان پرورش دینا ہے جس کیلئے قرآنی اصطلاح کا لفظ زکوۃ ہے۔

مسجد کی معنی حکومت کے مراکز اور عدالتیں ہیں

مترجمین قرآن نے مسجد کی معنی جاء نماز کی ہوئی ہے جبکہ مسجد دارالحکومت اور G-H-Q ہے سورۃ توبہ کی آیت نمبر سات میں مشرکوں کے حکمرانوں کے ساتھ مسجد الحرام میں معاہدہ کرنے کا ذکر کیا گیا ہے جس سے ثابت ہوا کہ مسجد دارالحکومت اور کیپیٹل پوائنٹ ہے سورۃ توبہ کی آیت نمبر ایک سے چار تک مشرکین مکہ کے حکمرانوں کے ساتھ معاہدہ کا ذکر ہے۔ پھر اسی معاہدہ کا ذکر وہ بھی مسجد الحرام کے حوالہ سے آیت نمبر سات میں بھی کیا گیا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسجد قرآن حکیم کے حوالہ جات سے سیاسی ہیڈ کوارٹر ہے نماز پڑھنے کی جگہ نہیں ہے جو نماز شروع میں اسلام کے اندر تھی بھی نہیں۔ نماز قرآن حکیم کے سیاسی انتظامی ٹرم صلوۃ کا غلط ترجمہ بنو عباس کے دور میں تھوپا گیا ہے یہ نماز فارس کے مجوسیوں کی ہے جو انھوں نے آتش پرستی کی خاطر ایجاد کی تھی وہ بھی جناب خاتم الانبیاء علیہ السلام کی پیدائش سے اندازاً تین سو سال پہلے اپنے امام حکیم مانی کے ہاتھوں ایجاد کی ہوئی تھی جب 133 ہجری

میں عباسی مار کہ مجوسیوں نے جب اپنی اتحاد ثلاثہ ٹیم یہود مجوس ونصاری کے حملہ میں خلفاء قریش کو شکست دی تھی پھر اسلام کو دنیا سے ختم کرنے اور اسلام کو مجوسائیز کرنے کیلئے قرآن کی سیاسی ٹرمنالاجی کی اصطلاح اقیموالصلوہ واٰتواالزکوۃ کے اندر معنوی تحریف کرکے پڑھو نماز اور دیدو زکوۃ کرڈالی جو صلوۃ اور زکوۃ آپ ابھی پڑھکر آئے کہ اسکے لئے قرآن حکیم نے حکم دیاہے کہ یہ کام حکومت کے برسر اقتدار لوگوں کو کرنا ہے جو وہ جملہ افراد رعیت کو اپنی ڈیوٹی کے ذریعے دینی ہے یعنی سامان پرورش دیناہے۔ میری اس بات کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق نے پبلک کی بے سہاراعورتوں کیلئے حکومتی بجٹ سے زکوۃ ڈپارٹمنٹ قائم کیا تھا، جس سے گرتے کو تنکے کا سہارا کی طرح انکو کچھ نہ ملنا شروع ہوا تو فورا قرآن دشمنوں کے کان کھڑے ہوگئے کہ اس سے قرآن کی معاشی اور انتظامی اصطلاح لوگوں کی پرورش کی خاطر "زکوۃ" کو انگل رکھنے کے برابر جگہ مل گئی ہے سو کیوں نہ اس پالناوالی زکوۃ کارخ موڑا جائے ورنہ اسکے بعد والے قرآنی کے دوسرے معاشیاتی فائر سَوَآءً لِّلسَّآىِٕلِيْنَ ﴿۱۰﴾ (10-41) یعنی معاشی برابری۔ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ (39-53) یعنی جو کمائے وہ کھائے۔ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۥ قُلِ الْعَفْوَ ؕ (219-2) یعنی فیملی کی ضروریات سے بچت مال حاجتمندوں کے لئے دیدو۔ پھر وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ (7-39) یعنی نوکر بھی نہ رکھو۔ شروع ہوگئے تو ہمارے استحصال سے بنے ہوئے سارے ٹھاٹھ اڑنتو ہو جائیں گے۔ پھر قرآن سے جان چھڑانے کے لئے انھوں نے پیپلزپارٹی کی قیادت کے کانوں میں افسون بھرا کہ اس زکوۃ ڈپارٹمنٹ کو کیوں نہ بینظیر انکم سپورٹ کا نام دیا جائے اسپر تو پی پی والوں نے جشن منایا کہ اس سے تو انکے الیکشن جیتنے کی ورک کا کام آدھے سے بھی زیادہ حل ہو جائے گا۔

سو کچھ بھی ہو قرآن دشمن ایجنٹوں کی اپنے باس گروپ آف ٹونٹی کے پاس ان کی نوکری تو بچ گئی۔ عمران خان کی حکومت آئی تو اسنے اپنی پی پی دشمنی کی وجہ سے انکے فیوروالا نام تو ختم کیا لیکن ضیاء الحق کا تجویز کردہ قرآن کا بتایاہوا زکوۃ ڈپارٹمنٹ پھر بھی نہ رکھا۔ پھر جو نیا نام احساس کفالت رکھا تو ہمیں یقین ہوگیا کہ ملکی مشنری میں قرآن دشمن ٹیم بڑی حساس اور پاورفل ہے جو قرآنی نام کو لانے سے وہ ملک کی بقا کو بھی داؤ پر لگادیں گے جس طرح جو ماؤزے تنگ اپنے انقلاب لانے کے کچھ پہلے دنوں میں مولانا عبدالحمید بھاشانی کو اسکے سوال کے جواب میں بتا چکے تھے کہ میرے

انقلاب کے بعد چین کا معاشی نظام قرآن کے فلسفہ معیشت پر قائم ہو گا، لیکن اسکی پارٹی کی جنرل باڈی کے اس اعلان کرنے والے دن سے پہلی والی رات میں کوئی طاقتور اتھارٹی آئی جس نے ماؤ کو مجبور کیا کہ تم اپنے منشور کو بھلی اسطرح نافذ کرو جس طرح تیار کیا ہے اس میں کچھ بھی تبدیلی نہ کرو صرف اتنا کرو کہ اسکے ٹائیٹل والے سر ورق سے یہ مٹادو کہ ہمارے معاشی پروگرام کا ماخذ قرآن ہو گا۔ اسکے علاوہ اور کیا باتیں ہوئیں مجھے وہ نہیں ملیں لیکن ماؤ خوشی ناخوشی انکی بات مان گیا۔

قرآن حکیم نے جو ہمیں اسلامی انقلاب کا مرکز مسجد کے نام سے دیا ہے اسکی ہیبت اور رعب تاب قائم رکھنے کے لئے سمجھایا کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَۃً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴿۲۸﴾ (9-28) کیا تو قرآن حکیم کے مسجد کی شان میں الفاظ ہیں کہ مکہ کے غلام ساز مشرک حکمران پلید ہیں انکو اس سال (فتح مکہ) کے بعد قریب بھی آنے نہ دو۔ اسکے بعد ان شکست خوردہ سرداروں نے اسلامی انقلاب کے اندر اپنے ففتھ کالمسٹ ایجنٹوں کو بہروپیہ بناکر انکے ذریعے مستقبل میں متوازی گورنمنٹ بنانے کیلئے کیمپ کیپیٹل بنانے کے لئے مسجد بنائی تاکہ اسکے ذریعے نبی کے سچے انقلاب کو ناکام کریں۔ اسکے بارے میں قرآن بتاتا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَۃً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴿۲۸﴾ (9-10) قرآن حکیم نے اس تارپیڈو سازش کو ننگا کرکے اسکے چار عدد وجوہات سنائے بتایا کہ اسکا ایک مین سبب جناب رسول کے لائے ہوئے انقلاب کو ناکام کرنا تھا دوسرا دین اسلام کے خلاف قرآن دشمن کفریہ نظریات کی آبیاری کرنا، تیسرا خلاف قرآن علم کے زور سے امت مسلمہ میں فرقے پیدا کرنا، چوتھا انکے سارے منتشر انقلاب دشمن ممبروں کی جاء پناہ اور آماجگاہ بنانا تھا، جسکو ان سازشیوں نے بطور منافقی کے رگگنائیزیشن کیلئے جناب رسول کو استدعا کی کہ ہمارے مقاصد نیک ہیں ہم عوام کی سہولت کیلئے یہ شیڈ و مرکز کی مسجد بنارہے ہیں آپ اسکا

افتتاح فرمائیں اسپر فی الفور رب تعالیٰ کی امیڈیٹ کال بطور انٹیلیجنس رپورٹ کے آئی کہ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِیْقًۢا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰی ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ (9-106-107) خبر دارے میرے نبی! میں اللہ شاہدی دیتا ہوں کہ یہ مسجد بنانے والے جھوٹ بک رہے ہیں کہ ہم یہ عوامی سہولت کی خاطر مسجد بنارہے ہیں سو اسمیں تو افتتاح کے لئے کبھی بھی قیام نہ کرنا اور وہاں نہ جانا۔

موجودہ مساجد قرآن والی مسجدیں نہیں ہیں

مسجد ضرار جو متوازی دار لحکومت کے نظریہ کیلئے بنائی جارہی تھی اس اسکیم کی پشت پر شکست خوردہ مشرک گورنمنٹ کے ہاتھ تھے سو مشرک لوگ تو مسجدیں نہیں بناسکتے سورۃ توبہ اٰیت 17 وہ اسلئے نہیں بناسکتے کہ قرآن بتاتا ہے کہ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ (44تا 40-74) دوزخ والے لوگوں سے جب پوچھا جائے گا کہ تم کو کس چیز نے یہاں لایا تو جواب میں کہیں گے کہ ہم نے ایسی صلوٰۃ قائم نہیں کی تھی جسکے ذریعے مسکینوں کے کھانے کا بندوبست کیا جاتا (ہم نے تو صلوٰۃ کی معنیٰ مطلب نماز پڑھنا سمجھا تھا) جس صلوٰۃ میں تو مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ (3-2) والی بجٹ کے خرچ کرنے کی کوئی ایجنڈا نہیں تھی اس لئے قرآن نے جو مسجد کی تعمیر کے دو شرط بتائے ہیں ایک اللہ پر ایمان دوسری وہ صلوٰۃ جس کے ذریعے لوگوں کو انکی پالنے کی روٹی روزی دی جاتی (بحوالہ سورۃ توبہ اٰیت 18) سو ہم اگر صلوٰۃ کا قرآن والا مفہوم (3-2) اور (18-9) لوگوں کو رزق مہیا کرنے پر عمل کرتے تو گروپ آف ایٹ اور گروپ آف 20 والے مفت خور لٹیرے ہماری نوکریاں ختم کر دیتے۔

پری پارٹیشن کے دور میں عراقی حکومت کی ہائی اتھارٹی کی میٹنگ ہورہی تھی میٹنگ کے دوران ظہر کے وقت نماز کی اذان آئی میٹنگ کے سارے عرب حکام صلوٰۃ صلوٰۃ کہتے ہوئے اٹھکر نکل گئے پیچھے برطانیہ حکومت کا ایک وزیر اپنے

سفیر سمیت رہ گئے اس پر وزیر صاحب نے پریشان ہو کر اپنے سفیر سے پوچھا کہ یہ صلوۃ صلوۃ کیا ہے جو اسے کہکر سارے شریک حکمران نکل گئے سفیر نے بتایا کہ مسلم لوگوں کی پڑھی جانے والی یہ عبادت ہے یہ لوگ جلد ہی واپس آجائیں گے اس پر وزیر صاحب نے پوچھا کہ کیا انکی صلوۃ سے برطانیہ کو تو کوئی خطرہ نہیں ہے!!؟ سفیر نے بولا انکی نماز سے برطانیہ کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

لیکن زمانہ رسول کے مکی عرب حکمران تو جانتے تھے کہ محمد جو اس مسجد حرام پر قبضہ کر کے اقیمو الصلواۃ واٰتو الزکوۃ کا نظام لانا چاہتا ہے اسکا یہ صلوۃ وزکوۃ والا نظام تو ہمارے تخت گرائے گا اس لئے ان سرداروں نے جناب محمد کے انقلابی ساتھیوں کیلئے مسجد میں داخلہ پر بندش لاگو کر دی تھی جس کے اوپر قراٰن بولا کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ سورۃ توبہ اٰیت 28 یعنی اب تمھاری فتح ہو گئی ہے اور کل کے یہ مشرک حکمران بڑے پلیت لوگ ہیں انکی آپکی دارالحکومت مسجد حرام میں داخلے کے اوپر بندش عائد کی جائے۔ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۥ (سورہ بقرہ اٰیت 114) انکے اوپر اپنی حاکمیت کا شکنجہ ٹائیٹ کر کے رکھو جو اگر آئیں بھی سہی تو کانپتے ہوئے آئیں۔ سو کوئی بتائے کہ موجودہ مساجد میں بادشاہ آدمی تو کیا کوئی ایرا غیرا بھی کانپتے اور ڈرتے ہوئے نہیں داخل ہوتا۔ جب کہ موجودہ مسجدیں قراٰن والی کیپٹل پوائنٹ اور G.H.Q مسجدیں ہیں ہی نہیں تو کوئی کیوں ڈرے؟

مساجد کیا ہوتی ہیں

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ (سورہ توبہ اٰیت (18) محترم قارئین! قراٰن نے بتایا ہے کہ تعمیر مساجد کی معنی اور مراد اینٹوں پتھروں کی چنائی سے بنائی جانے والی بلڈنگ نہیں ہے۔ تعمیر مساجد کی معنی ہے کہ حکومت کے ان مراکز اور دفاتر سے صلوۃ یعنی اتباع قراٰن والی ڈیوٹیوں کا وہ تو معیار قائم کرو جو رعیت کے سارے ننگے بھوکے لاعلاج مریضوں بے چھت لوگوں کی حاجات زندگی کو دی جانے والی تمھاری زکوۃ سب ضروتیں پوری کرے جب تم لوگ اپنے دفاتر یعنی مساجد سے ایسے احکام جاری کروگے تو ایسی مساجد کی تعمیر یعنی انکا ایسا نظام قائم کرنا کسی ایرے غیرے نتھو خیرے کے بس کی بات نہیں ہے لیکن آج کل

ایسی قرآن والی مساجد آج کے دور میں تو ساری دنیا میں مکہ مدینہ سمیت کہیں بھی نہیں ہیں جو انکی تعمیر کرنے والے لوگ کسی بھی ویٹو پاور والے سے نہ ڈرتے ہوں۔ سو موجودہ دور کے قسم کی مساجد تو بکھاری لوگ، منگتے فقیر، جی حضوری لوگ جو ہر بس اسٹاپ اور اسٹیشن پر بہشت ملنے کے آسروں پر خیراتیں وصول کرکے بنواتے ہیں۔ سو جن مساجد اور انکے بنوانے والوں کا ذکر قرآن حکیم نے سورۃ توبہ کی آیت 18 میں کیا ہے وہ لوگ اور مسجدیں بازاروں محلوں اور بس اسٹاپوں والی مساجد تو نہیں ہوئیں۔

رب تعالیٰ نے اپنی ملاقات کا طریقہ کامل طور پر سمجھایا ہوا ہے

آیۃ کریمہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ وَاَیۡدِیَكُمۡ اِلَی الۡمَرَافِقِ وَامۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ اِلَی الۡكَعۡبَیۡنِ ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤی اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآىِٕطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَیَمَّمُوۡا صَعِیۡدًا طَیِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَیۡدِیۡكُمۡ مِّنۡهُ ؕ مَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیَجۡعَلَ عَلَیۡكُمۡ مِّنۡ حَرَجٍ وَّلٰكِنۡ یُّرِیۡدُ لِیُطَهِّرَكُمۡ وَلِیُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَیۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝ (سورۃ مائدہ آیت 6) سے متعلق امت مسلمہ کی کم و بیش ٹوٹل مولوی غیر مولوی حضرات کا فرمان ہے کہ رب تعالیٰ نے جو انکے اوپر نماز فرض کی ہے اسکا مآخذ قرآن حکیم سے یہ والی آیت ہے جس میں اس نے وضو کا تفصیل تو مکمل سر سے پاؤں تک سکھایا ہے لیکن نماز کا تفصیل کچھ بھی نہیں بتایا میں ان حضرات کی ایسی بات کو مکمل طرح سے قبول کرتا ہوں کہ واقعی نماز کا تفصیل قرآن میں کچھ بھی نہیں بلکل زیرو ہے یہ میری بات اس انداز سے ہے کہ اللہ عزوجل نے قرآن میں صلوۃ دی ہے جو ننانوے بار مختلف سیاق سباق میں اتنی بڑی تفصیل کے ساتھ دی ہے جو انکی والی نماز کے تفاصیل کے مقابلہ میں اسکے تفاصیل پر لکھا جائے تو ڈبل سے بھی زیادہ چار گنا بڑی کتاب بنجائے گی سو جو یہ والی نماز اللہ نے علم وحی اور قرآن کے ذریعے کسی بھی امت کو دی ہی نہیں تو اللہ کے ذمہ میں اسکے تفاصیل کیوں ہوں؟ اگر ان فضلاء امت کے کہنے پر اعتبار کریں کہ اوپر کی آیت میں صلوۃ کی معنیٰ نماز ہے تو پھر رب تعالیٰ نے جو وضو نماز کیلئے فرض کیا ہے اسکا تفصیل تو بڑا لمبا چوڑا بتایا لیکن جس نماز کی خاطر یہ وضو کیا جاتا ہے اسکا تفصیل اور غرض وغایت کچھ بھی نہ ہو!! اس طرح تو اللہ اور قرآن کی علمیت پر سوال آجاتا ہے کہ یہ اتنی اہم اتھارٹیاں عقل سے پیدل کیوں (نعوذ باللہ)

رب تعالیٰ نے صلوۃ دی ہے نماز نہیں دی

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ (سورۃ النساء اٰیت 82) میں کم سے کم مسلم امت کی توجہ مبذول کراتا ہوں کہ اس اٰیت کے حوالہ سے صاف طرح خدا نے آپ کو بتادیا کہ جو چیز بھی غیر قراٰنی ہوگی وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوگی اور وہ اختلافات سے بھری ہوئی ہوگی۔

سو آئیں اور نماز پر غور کریں کہ نماز دینے والے امامی علوم کی نمازیں بھی اتنی تعداد میں مختلف ہیں جتنی تعداد میں امام ہیں حنفی نماز جدا ہے شافعی جدا حنبلی اور مالکی جدا جعفری جدا اسماعیلی جدا ان کے سارے تفصیل کا احاطہ کرنا مشکل ہے قراٰن حکیم سیاسی حکمرانی کی کتاب ہے جسکا حوالہ آپ پڑھ چکے اور جناب خاتم الانبیاء بھی سیاسی حکمران ہے تو قراٰن حکیم نے جملہ حکومتوں اور ممالک کو گڈ گورننس قائم رکھنے کیلئے جو سورۃ الحج کی اٰیت نمبر 41 میں حکم دیا ہے وہ امریکہ نے اقاموالصلوۃ واٰتوالزکوٰۃ کی بنیاد پر اسٹیٹ سروسز کے موضوع پر اپنی یونیورسٹیوں میں معیاری بیوروکریسی پیدا کرنے کیلئے اسٹوڈنٹس کو P.H.D کرارہا ہے وہ بھی سبجیکٹ وائیز ڈبل ڈبل۔ یورپ کے چھیڑے میں واقع اسکینڈین نیوین ممالک ناروے سویڈن ڈینمارک وغیرہ نے اپنے ہاں قراٰن سے گڈ گورننس کے قوانین اخذ کرکے انکا نام "عمرلا" رکھا ہوا ہے۔ اور مسلم امت کے فرقے عمر کے اوپر تبرائیں کرنے میں ثواب کمانے کا عقیدہ رکھے ہوئے ہیں اس سے وہ جیسے کہ عمر سے علی کو خلافت نہ دینے کا بدلہ لے رہے ہوتے ہیں جبکہ نبی کی عمر اور حیاتی 71 ہجری تک چلی ہے خلافت کے سارے قصے اس سے پہلے کے ہیں سو علی کی خلافت تو کیا ٹوٹل خلفاء تو یوٹوپیائی ہوگئے۔ میں نے مساجد کے متعلق گذارش شروع کی تھی کہ یہ قراٰن کی زبان میں سرکاری دفاتر کے نام ہیں یہ نمازیں پڑھنے کی جگہ نہیں ہے جس کا دلیل یہ ہے کہ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (سورۃ اعراف اٰیت 31) اس خطاب میں ہندو سکھ عیسائی مسلم سب کو کہا گیا ہے کہ مسجد میں جاتے وقت زیب وزینت کے ساتھ جایا کرو سو یہ حکم آفیسوں میں جانے کیلئے ہے موجودہ مساجد میں تو پلاسٹک کی ٹوپی پہنکر نماز پڑھتے ہیں جو ٹوپی مسجد سے باہر پہننے میں عیب سمجھتے ہیں۔

رب تعالیٰ کے حضور میں اس سے ملاقات کے آداب

اگر جو مسئلہ ہے اللہ کی عبادت کا جو رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے جن وانس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں اس حکم ربی کی جو معنی لی گئی ہے حقوق اللہ یہ معنی مکمل طرح سے غلط ہے پورے قرآن میں کہیں بھی اللہ نے نہیں بولا کہ تم بندوں پر میرا کوئی سا حق ہے اگر تسلیم کیا جائے کہ اللہ کے ہمارے اوپر حقوق ہیں پھر تو اللہ غنی عن العالمین۔ صمد اور بے نیاز نہیں ہوا۔ سارے قرآن میں صرف ایک جگہ پر اللہ نے فرمایا ہے کہ وَ اٰتُوۡا حَقَّهٗ يَوۡمَ حَصَادِهٖ ۖ (سورۃ الانعام آیت 141) یعنی جب تم اپنی کھیتی تیار ہونے کے بعد غلہ صاف کرکے کھلیان اٹھا کر گھر لے جاتے ہو تو رک جاؤ، پہلے میرا حق مجھے دو پھر گھر کو لے جاؤ، سو یہ جو اللہ نے ہم سے غلہ مانگا ہے وہ خود تو نہیں کھائے گا یہ جو رب تعالیٰ کھلیان سے غلہ مانگ رہا ہے وہ تو اپنے لولے لنگڑے اپاہج لوگوں کے لئے مانگ رہا ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم مجھے کوئی منگتا فقیر نہ سمجھو، تمھارے کھیتوں کھلیانوں میں میرا بھی حق ہے وہ اس لئے کہ میں اگر آسمان سے پانی نہ برساتا تو تمہاری زمینوں کو میں دریا اور نہریں کس طرح پانی پہنچاتیں۔

جیسے کہ اقبال نے کہا:

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون

کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب

کون لایا کھینچ کر پچھم سے باد ساز گار

خاک یہ کس کی ہے کس کا ہے نور آفتاب

کس نے بھر دی موتیوں سے خوشہ گندم کی جیب

موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوء انقلاب

دہ خدایا یہ زمیں تیری نہیں تیری نہیں۔

تیرے آبا کی نہیں تیری نہیں میری نہیں۔

سو میں نے جو آپ کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے وہ عبادت خدمت خلق ہے مجھے اپنی پوجا کرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم نے اگر محتاجوں معذوروں کی مدد کی گویا میری مدد کی سو جب تم اپنی سوچوں میں اپنی اسکیموں میں غور و فکر کرتے ہو تو ان میں سب کے بھلے کے لئے سوچو، جب سب کا بھلا ہو تو اس میں تمھارا بھی بھلا ہو گا۔ عبادت اسی کا نام ہے اگر خواہ مخواہ تجھے شوق ہے کہ تو میرے ساتھ ملے اور میرے ساتھ کچھ راز و نیاز کرے تو اس کے لئے شو بازی نہ کر وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ (205-7)۔ یاد کر تو اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اتنی آہستگی کے ساتھ جو سن نہ پائے کوئی بھی شخص قول تیرا، اور یاد کر تو صبح و شام اس حد تک جو تجھ پر غفلت کی گھڑی بھی نہ آئے۔

اب قارئین مہربان اس آیت کریمہ سے اللہ کی یاد کیلئے مسجد تو کیا بلکہ کسی بھی مخصوص مکان کی بھی قید ختم کر دی گئی ہے یہ عبادت یعنی یاد خدا اٹھتے بیٹھتے لیٹتے ہوئے چلتے پھرتے ہر جگہ ہو سکتی ہے۔ اس آیت نے مروج نماز کی بھی نفی کر دی نماز کے ساتھ اذان اور وضو کی بھی نفی کر دی اور اللہ نے بندے کو یہ کہا کہ تو نے جو مجھے خوار کیا ہے کہ اللہ نے صلوۃ ہم پر فرض کی اسکا وضو تو سمجھایا لیکن صلوۃ کی ادائگی کے لئے کچھ بھی نہیں بتایا سوائے میرے بندے یہ تو تو مجھ پر الزام لگا رہا ہے۔ میں نے تجھے سورۃ الجمعہ میں صلوۃ کا حکم دیا کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ یعنی یہاں صلوۃ کو بھی ذکر کہا گیا ہے اور ذکر کے مکمل آداب تجھے میں نے سورہ الاعراف کی آیت 205 میں سمجھائے جس میں میں نے تجھے سمجھایا کہ تجھ پر غفلت کی ایک گھڑی بھی نہ آئے جن کے اوپر کرونا وائرس جیسی وباؤں کی وجہ سے لگائی جانے والی لاک ڈاؤن اور کرفیو کا بھی اثر نہیں ہو سکتا اس کے باوجود میری اتنی واضح ہدایات کے بعد بھی تو نے میرے دشمنوں کی ایجاد کردہ پانچ بار نماز کو میرے احکام میں سے مشہور کیا جو میری اس ہدایت 205 کے سراسر خلاف ہے جو تو ایسی خلاف قرآن نماز پڑھکر میرے بندوں کے اوپر رعب جھاڑتا ہے کہ تم نماز نہیں پڑھتے ہو تم بے دین ہو۔ ایک طرف تو نے مساجد کی بہتات سے بکھاریوں کی فنکٹریاں بنائیں دوسری طرف ان مسجدوں کے لئے مشہور کیا کہ یہ اللہ کے گھر ہیں یہ تم نے میرے اوپر بھیک مانگنے کی فنکٹریوں کو میرا گھر قرار دینے کے جھوٹ گھڑے ہیں۔ میں نے سارے قرآن میں صرف ابراہیم و اسماعیل کو کہا کہ

میرے گھر کو کرپشن سے صاف رکھو پھر وہ مکہ کی مسجد محمد علیہ السلام کی چارج میں آئی میں نے صرف اس ایک مسجد کی نسبت اپنی طرف کی ہے کہ وہ میرا گھر ہے اس لئے کہ وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَيۡتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ؕ (سورۃ بقرہ اٰیت 125) یعنی وہ مسجد عدالت تھی وہ لوگوں کو امن دینے کی کورٹ تھی۔ اس لئے وہ میرا گھر تھی۔ سو قیامت تک جو جو بھی لوگوں کو عدل وانصاف دینے کی کورٹیں ہوں گی وہ سب میرے گھر ہیں خواہ وہ لندن میں ہوں پیرس میں ہوں دلی اور کلکتہ میں ہوں یا نیویارک میں ہوں یا جنیوا میں ہوں۔

اسی سورت الجمعہ میں رب تعالیٰ نے جو ذکر کو، اپنی یاد کو، یعنی اپنے قوانین کو اور یاد کو صلاۃ کے ترادف میں لایا ہے سو میں نے اس ذکر کے لئے بھی تجھے بتایا کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ ﴿۹﴾ (سورۃ الحجر اٰیت 9) یعنی میرا ذکر میری کتاب قراٰن ہے۔ اور ساری کائنات کیلئے قانون کی کتاب ہے۔ اے میرے بندے اب بتا کہ میں نے تجھے کیا کیا نہیں بتایا۔ یہ بات بھی بڑی اہم ہے کہ صلوۃ کی ٹرم جو کائنات کو اسٹارٹ رکھنے کی ایک چابی ہے اسکو بھی کئی مواقع پر جب سیاسی اجتماع ہوں تو وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا ﴿۱۱۰﴾ (سورۃ بنی اسرائیل اٰیت 110) کی روشنی میں خطاب اور لیکچر دیتے وقت درمیانے آواز میں بات کیا کرو۔ بہرحال اوپر کی اٰیت کہ غیر اللہ سے ملی ہوئی چیزوں میں اختلافات ہوتے ہیں اس سے نماز کا اللہ کی جانب سے ہونے کی نفی ہو گئی کیونکہ اسکے ارکان میں شروع سے اخیر تک اماموں اختلافات ہیں اور سورۃ الاعراف اٰیت 205 سے بھی موجودہ نماز کی نفی ہو گئی اس لئے کہ نماز پڑھنے والے کو دور سے بھی اگر کوئی دیکھے گا تو سمجھ جاتا ہے کہ یہ بندہ نماز پڑھ رہا ہے اور خود نماز کیلئے اذان کیلئے جو تم نے تنخواہ دار نوکر رکھے ہیں کہ وقت وقت پر ایک تجھے لاؤڈ اسپیکر پر بلائے دوسرا تمھارا امام بنکر تمھیں اللہ سے ملائے اور تمھاری مساجد کو اللہ عزوجل نے سارے قراٰن میں اپنا گھر نہیں کہا، رب تعالیٰ نے اپنا گھر صرف اس مسجد کو کہا ہے جس کے اندر لٹیروں کے خلاف مظلوموں کی دادرسی کیلئے عدالتی فیصلے ہوتے ہیں (بحوالہ سورت بقرہ اٰیت 125) سو تمھاری والی مسجدیں قراٰن والی مسجدیں نہیں ہیں تمھارے اماموں نے، مساجد نے، نمازوں نے، اذانوں نے، فرقوں کو جنم دیا ہوا ہے، جو کہ یہ ایک قسم کی وبا ہوئی ایک وبا سے جسمانی موت ہوتا ہے ان وبائوں سے تو امت کا موت ہو چکا ہے۔ پھر ایسا فرقوں کا مکسچر مذہب تو کرونا وائرس کہ مقابلہ میں چودہ سو سالوں کے اندر لاکھوں سے زیادہ قتل کرا چکا ہے۔